دستک

روبینہ فیصل (کینڈا)

rubyfaisal@hotmail.com

جمہوریت ایک Marathon۔

پاکستان میں وقتِ مقررہ پر کسی بڑے ہنگامے یا خون خرابے کے بغیر الیکشن کا ہوجانا ایک بہت خوش آئند بات ہے۔ جو کسی ایک فرد یا گروہ کا کارنامہ نہیں بلکہ ذاتی اور ملکی سطح پر تمام لوگوں کی اجتماعی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔جس میں آرمی، عدلیہ اسٹیبلشمنٹ، میڈیا، سیاست دان اور عوام ،کسی کا تھوڑا کسی کا ذیادہ مگر سب کا ایک کردار ہے۔ سب سے پہلے جمہوریت کے عمل کی طرف پاکستانی قوم کو کامیابی سے داخل ہونے پر مبارکباد۔

دوسری بات کرتے ہیں الیکشن میں ہونے والی دھاندلیوں کی ۔ یہ پاکستانی کلچر کا ایک حصہ ہیں، سب لوگوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ یہ سب جاتے جاتے ہی جاتا ہے۔اسی لئے سب سیاست دانوں نے الیکشن کمیشن کے فخرو بھائی کو تسلیم کیا اور کرپٹ امیدواروں کو الیکشن کمیشن سے پاس ہو کر نکلتے بھی دیکھا مگر پھر بھی خاموش رہے۔احتجاج کرنا ہوتا تو وہیں سے شروع ہو جانا چاہیئے تھا، مگر الیکشن کی مہم چلتی رہی حالانکہ انہیں یہ بھی پتہ ہوگا کہ پاکستانی سوسائٹی میں ہر فرد کی ایک قیمت ہے چاہے وہ ووٹر ہو یا ریذائڈنگ آفیسر۔کیونکہ سب جانتے ہیں کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جسے انواع واقسام کے بہت سے سانپ ڈس چکے ہیں، زہر اندر تک پھیل چکا ہے۔لوگ اپنے منہ سے زہر چوس چوس کر باہر تھوکتے رہیں گے تب ہی ممکن ہے کہ ایک دن ایسا بھی آئے کہ یہ ملک مکمل طور پر زہر سے پاک ہو جائے۔ان الیکشن کا منعقد ہو جانا زہر باہر تھوکنے کا آغاز ہے۔ بار بار مقررہ وقت پر الیکشن ہوتے رہیں تو نہ ووٹ دینے والے نادان رہیں گے اور نہ ووٹ لینے والے لاپرواہی برت سکیں گے۔ یہ لازمی نہیں ہے کہ الیکشن کے نتیجے میں صاف شفاف حکومت آپ کے سامنے آ کھڑی ہوگی۔ بہت سے ممالک میں الیکشن مقررہ وقت پر ہوتے ہیں، اداروں میں ایک نظام برقرار رہتا ہے اور جوابدہ ہونے کا خوف کرپشن کو اس حد تک اژدھا نہیں بننے دیتا جو اداروں کو ہی نگلنا شروع کر دے اور ملک قومی اور بین الاقوامی سطح پر بے نام ونشان ہو جائے۔

کچھ الیکشن کے نتائج پر : صوبہ پنجاب برداری اور ذات پات کے نظام سے نہیں نکل سکا جہاں لوگ ذات سے باہر نہ رشتہ دیتے ہیں نہ ووٹ ۔جس پارٹی نے اس نظام کو سمجھ کر الیکشن کی ٹکٹیں تقسیم کیں اس پارٹی کو واضح اکثریت مل گئی، گو کہ اکثریت کے ساتھ واضح کا لفظ لگانے کے لئے بلاوجہ، غیر ضروری دھاندلی بھی کی گئی۔ سندھ میں بھٹو کا رومانس منہ چڑھ کر بولا، بھٹوز نے نہ پیٹ بھرنے کو روٹی دی، نہ سر چھپانے کو چھت اور نہ ہی جسم ڈھانپنے کو کپڑا مگر ووٹ بھٹو کی امانت۔ کراچی میں ایم کیو ایم کی لسانی سیاست برقرار رہی ۔ بلوچستان میں وہی سردار جو کبھی پیپلز پارٹی میں شامل ہو کر اور کبھی نون لیگ میں شامل ہو کر حکومت کا حصہ بنتے ہیں، آگے نظر آرہے ہیں، دوسروں کے نتائج روک دئے گئے۔ پختون خواہ میں لوگوں نے پیپلز پارٹی، مسلم لیگ نون، ایم ایم اے، اے این پی سب کو ایک ایک دفعہ ہی خدمت کا موقعہ دیا ،ٹھیک طرح سے خدمت گذاری نہ ہوئی تو اب کی بار انھوں نے یہ اعزاز پی ٹی آئی کو بخشا ہے۔ جہاں پی ٹی آئی کو پہلی دفعہ حکومت کرنے کا

موقعہ ملے گاہ، انتخابات کی تاریخ دیکھ کر یہ پتہ چل جاتا ہے کہ پختون نتائج پر یقین رکھنے والے باعمل لوگ ہیں۔

الیکشن سے پہلے جب جب پی ٹی آئی نے پاکستان میں انقلاب یا تبدیلی کی بات کی تب تب میرا سوال تھا کیا آپ پاکستان سے برداری، سرداری، جاگیرداری نظام یا فرقہ پرستی یا لسانی یا شخصی عقیدت سیاست میں تبدیل کر سکیں گے؟ تو جواب ملتا تھا جنون سب کچھ کروا دے گا۔ اس الیکشن نے جواب دے دیا ہے کہ جنون پیٹ یا عقیدت سے بڑا نہیں ہے۔ اس جنون نے لوگوں کو پاکستانی معاشرے کی اصل حقیقت سے اٹھا کر ایک خوابوں خیالوں والی دنیا میں داخل کر دیا تھا۔ ہاں! پڑھے لکھے پاکستان سے مایوس لوگوں کو سیاست میں لانے کا سہرا سوائے عمران خان کے اور کسی کو نہیں جاتا۔ عمران خان نے پاکستانی سیاست میں بہت کچھ تبدیل کیا ہے مگر وہ کیک کے اوپر ڈالنے والے ہلکے پھلکے سجاوٹ کے سامان ہیں، اندر تک کیک کیسے ٹھیک سے پکانا ہے، اس کی پہلے ترکیب اور پھر تدبیر کرنی ہوگی، ایک بار نہیں بار بار کرنی ہوگی۔ جمہوریت سب سیاسی جماعتوں کے لئے ہر روز ایک نیا سبق، ایک نیا سورج لاتی ہے۔ جمہوریت نہ بلے سے مارا گیا ایک زوردار چھکا ہے جو باؤنڈری پار کر جائے اور نہ شیر کی طرح ایک ہی جست میں شکار کو جا پکڑے اور چیر پھاڑ کے رکھ دے۔ یہ چھوٹے قدموں کے ساتھ طے کیا جانے والا ایک بہت لمبا سفر ہے۔

پی ٹی آئی پنجاب میں اپنی غلطیوں سے ہاری یا نون کی تجربہ کار منصوبہ بندی اور دھاندلی کا شکار ہوئی، یہ بحث اب لاحاصل ہے۔ ایک کامیاب جمہوری عمل کے نتیجے میں مسلم لیگ نون کو حکومت بنانے کا اختیار حاصل ہو گیا ہے۔ نون کو درپیش چیلنجز بہت سے ہیں مگر سب سے پہلا، تمام صوبوں میں مختلف جماعتوں کی نمائندگی ایک طرف تو جمہوریت کا حُسن ہے اور دوسری طرف ایک چیلنج بھی ہے۔ وفاق کو باقی سب صوبوں کو بھی ساتھ لے کر چلنا ہوگا بالخصوص پنجاب کے علاوہ باقی تینوں صوبے جہاں مختلف سیاسی پارٹیوں کی جیت ہوئی ہے۔ اور جہاں نون کو بہت مدبر ہو کر سب چیزوں پر نظر رکھنا ہوگی وہیں عوام کو بھی اس نازک وقت میں بہت سوچ سمجھ کر behave کرنا ہوگا۔ اس وقت سب ایک تنے ہوئے رسے پر چل رہے ہیں۔ یاد رہے اس وقت پاکستان کا اتحاد اور استحکام سب سے ضروری ہے۔

مسلم لیگ نون کی دوسری آزمائش: انہیں نام کا نہیں کام کا خادمِ اعلیٰ بن کر دکھانا ہوگا۔ ملک کی بنیاد مستحکم معشیت ہوتی ہے باقی عدلیہ، پولیس، فوج، سول ادارے، یہ سب super structure کہلاتی ہیں جن کا انحصار معشیت پر ہوتا ہے۔ اب ملک بزنس مین کلاس کے ہاتھوں میں ہے، عوام نظر رکھے کہ سیاست میں خدمت اپنے بزنس کی ہو رہی ہے یا اپنے بزنس سے غریب عوام کی خدمت ہو رہی ہے۔ شریف سٹیل ملز، شریف شوگر ملز، شریف ایگرو فارمز، شریف فیڈ ملز، شریف پولٹری فارم۔ دیکھنے کے ضرورت یہ ہوگی کہ conflict of interest شریف برادری کی سیاست سے نکل چکا ہے؟ اور اگر سیاست کو اپنے بزنس کو فائدہ پہنچانے کے لئے استعمال کیا گیا تو لوگو!!! ایک موٹروے، ایک میٹرو اور چند دانش سکولز کے ہاتھوں بار بار نہ بک جانا۔ infrastructure کے کام جب شروع ہونگے تو عوام کو نظر رکھنی ہوگی کہ سب خام مال شریف ملز سے تو نہیں جا رہا۔ کہیں سے سستا مال ملتا ہو جس سے اربوں کی بچت ہو سکتی ہو تو خریداری وہاں سے ہونی چاہیئے نہ کہ اپنا مہنگا مال حکومتی اداروں کے ذریعے عوام کو بیچ کر کھربوں کا منافع تو جیبوں میں نہیں ڈالا جا رہا۔ بار بار حکومتیں کرنے اور اسی قسم کے فائدے اٹھانے کے بعد اب تو شریف خاندان کے پاس اتنی دولت ہے کہ پسماندہ علاقوں میں اپنے ذاتی بزنس سے غریب

عوام کے لئے سکول اور، ہسپتال بنا سکتے ہیں۔ زرداری کی چوری اور سینہ زوری دکھائی پڑنے والی چیز تھی، راجہ رینٹل بھی سب کی نگاہوں میں ہیں اور فہمیدہ مرزا بھی۔

لٹمس ٹسٹ: اگر تو پاکستان کے بنکوں کے منہ شریف انڈسٹریز کے لئے قرضوں کے لئے نہیں کھلتے، اگر تو تعمیراتی سامان حکومت کا پیسہ بچا کر کم ریٹ والے bidder کو دیا جائے، اگر ان اشیاء کی جعلی ڈیمانڈ نہ پیدا کی جائے جو شریف برادران کی فیکٹریوں میں بنتا ہے تو آپ سمجھ جائیے گا کہ یہ خاندان آپ کی خدمت کرنے کو سیاست میں آیا ہے۔ سیاست ذاتی بزنس کو بڑھاوا دینے کیئے لئے نہیں استعمال کی جارہی۔ اگلے پانچ سال بعد پھر انہی کو ووٹ دیجئے گا۔ لیکن اگر یہ سب نہ ہوا تو آپ کا ووٹ آپکی حرمت ہے اس کی قدر کریں، آپکی عقل ہے اسے بار بار مینٹل ہسپتال میں ہونے والے تجربے کی نذر نہ کریں۔ پاکستان کو بچانا آپ کی ذمہ داری ہے اس لئے مستقبل میں اپنے ووٹ کو ایک خاندان کے ذاتی بزنس کو بڑھانے کے لئے استعمال نہ کریں اور جمہوریت کو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے دیں۔ یہ ایک لمبی ریس ہے۔ تبدیلی اسی کے ذریعے آتے آتے آئی گی۔